



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس ۱ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نفس تو شر ہی شر ہے۔ مگر جب مجاہدہ میں پڑتا ہے اور مطمئن بن جاتا ہے تو خیر ہی خیر ہو جاتا ہے اور تمام طاعتوں کے بجالانے اور معصیتوں کے چھوڑ دینے میں موافقت کرنے لگتا ہے۔

تجھ پر افسوس ہے کہ خود ڈوب رہا ہے پھر دوسرے کو کیوں کر بچائے گا؟ تو خود اندھا ہے۔ دوسروں کا ہاتھ کس طرح تھامے گا؟ لوگوں کا ہاتھ وہی پکڑتا ہے جو سوا لکھا ہو اور ان کو دریا سے وہی نکال سکتا ہے جو خوب تیرنا جانتا ہو۔ اللہ تعالیٰ تک لوگوں کو وہی پہنچا سکتا ہے جو اس کی معرفت حاصل کر چکا ہو اور جو خود ہی اس سے جاہل ہے وہ کیونکر اس کا راستہ بتا سکتا ہے۔

جب کہ توحید گھر کے دروازہ پر ہو اور شرک گھر کے اندر تو یہی نفاق ہے۔ افسوس تجھ پر کہ تیری زبان تقویٰ پکارتی ہے اور تیرا دل فاجر بن رہا ہے۔ تیری زبان شکر کرتی ہے اور تیرا قلب اعتراض کر رہا ہے۔

تو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ کا بندہ ہے اور اطاعت کرتا ہے اس کے ماسویٰ کی اگر تو واقعی اس کا بندہ ہوتا تو اسی کے لئے عداوت کرتا اور اسی کے لئے محبت (فیوض یزدانی: ۲۵-۲۴)

اے کذاب! تو نعمت کی حالت میں خدا کو محبوب سمجھتا ہے لیکن جب بلا آتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔ گویا کہ اللہ عزوجل تیرا محبوب تھا ہی نہیں۔ بندہ تو آزمائش کے وقت ہی ظاہر ہوتا ہے۔ پس جب اللہ کی طرف سے بلائیں آویں اور تو ہمارے تو بے شک تو محبت ہے اور اگر تیری حالت میں تغیر آجائے تو جھوٹ کھل گیا اور پہلا دعویٰ محبت کا ٹوٹ گیا۔

روزہ اور صدقہ اور نیکو کاریاں چھوڑے گا تو وحدانیت و رسالت کی محض گواہی کیا نفع دے گی؟ جب تو نے لا الہ الا اللہ کہا کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے تو (توحید کا) مدعی بن گیا۔ اب کہا جائے گا، بتا کوئی تیرا گواہ بھی ہے؟ وہ گواہ کیا ہے؟ حکم کا ماننا، ممنوعات سے باز رہنا۔ مصیبتوں پر صبر کرنا اور تقدیر کے سامنے گردن جھکانا، یہ اس دعوے کے گواہ ہیں اور یہ بھی حق تعالیٰ کے لئے اخلاص کے بغیر مقبول نہ ہوں گے